4816-اسلام قبول کرنا چاہتی ہے اوراسے کچھ گھریلو اور ملازمت اور تعلقات کی مشکلات درپیش ہیں

سوال

میں اسلام کا مطالعہ کررہی ہوں اورچند ایک سوال کے جوابات درکارہیں :

1–میرے کچھ مسلمان مرددوست ہیں اورہماری یہ دوستی بہت مضبوط ہے وہ میرے ساتھ اپنے ایک فرد کی حیثیت سے معاملات کرتے ہیں ، توکیا اگرمیں مسلمان ہوجاؤں توان کے میرے ساتھ تعلقات میں فرق پڑے گا ؟

مثلا جب میں ان کے گھروں میں جاؤں توان کی بیویاں اندرکچن میں کھانے وغیرہ میں یا پھر بچوں کے ساتھ مشغول ہوں یا پھر ٹیلی ویژن دیکھتی رہیں اورمیں مردوں کے ساتھ بیٹھ کربات چیت کروں اس لیے کہ میں اپنے دوستوں سے ان لحظات کا ختم نہیں کرنا چاہتی ۔

2–میں نماز جمعہ میں کیا کروں مجھ پراس سلسلہ میں کیا واجب ہے ؟

میں ایسی جگہ پرملازمت کرتی ہوں جہاں پرمعاملات بہت زیادہ سخت ہیں ، اورپھر وہاں پرمیرے ساتھ سب ملازمت کرنے والے مسلمانوں کے بھی سخت مخالف ہیں اورمجھے ڈرہے کہ اگرمیں اسلام قبول کروں توان میں میرے لیے تبدیلی پیدا ہوجائے گی ۔

میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ نمازمیں کوئی اورکسی نیابت اختیار کرسکتا ہے توکیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

3–میرا خاندان سخت قسم کا عیسائی ہے اورمیں نے بھی عیسائیت پرہی تربیت پائی ہے اورمیرا خاوند بھی ایک عیسائی ہی ہے لیکن مجھے وہ نہ تواسلام کے مطالعہ سے منع کرتا ہے اورنہ ہی اس پرعمل کرنے سے ، تواگرمیں اسلام قبول کرتی ہوں توپھرمیں اپنے خاندان والوں سے کس طرح کہ معاملات کروں تاکہ وہ مجھے میرے حال پرہی رہنے دیں ؟

4–میرے لیے طبعی طور پرایسا قدم اٹھانا ایک بہت بڑی چوٹی سرکرنے کے مترادف ہے ، اورابھی تک مجھے شک ہے کہ آیا میں کوئی صحیح کام کررہی ہوں یا کہ نہیں (یعنی میرا اسلام قبول کرنا) تویہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ مجھے سوفیصدی یقین ہوجائے کہ یہ کام صحیح ہے ؟

میں اندرسے تویہی محسوس کرتی ہوں کہ یہ کام صحیح ہے ، لیکن عقل میں کئی قسم کے خدشات ہیں.جس طرح کہ آپ نے میرے سوالات سے بھی اندازہ لگایا ہوگا ۔

میرا اللہ تعالی کی وحدانیت پریقین ہے اورہمیشہ ہی میری یہ حالت رہتی ہے ، میں نے شیخ احمد دیدات کی کتاب اختیار کا مطالعہ بھی کیا ہے اوراب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی یقین ہے ، اوراسی طرح میں ہمیشہ موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کی بھی قائل رہی ہوں لیکن میں ابھی تک اپنے اندرترددکیوں محسوس کرتی ہوں ؟

توکیا میں اب تیارہوں کہ آخری اورسب سے بڑا قدم اٹھاؤں ؟

میں اس موضوع کے بارہ میں بہت زیادہ دعا کرتی ہوں اورمیری خواہش ہے کہ مجھے جواب بھی جلدی دیا جائے ۔

پسندیدہ جواب

کیا آپ کا یہ اقدام صحیح ہے ؟ اورکیا آپ اس بہت بڑے اقدام پرتیارہیں ؟

یہ دوسوال بہت ہی اہم ہیں جن پرآپ کی وہ ساری کلام مشتمل ہے آپ نے سوال کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کی ہے ایک طرف توہم آپ کے مشکورہیں کہ آپ نے اس مسئلہ میں ہم سے مشورہ طلب کیا ہے اوراس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہیں گے اورہمارا اعتقاد بھی یہی ہے کہ آپ جوقدم اٹھانا چاہتی ہیں وہ بالکل صحیح ہے.جس کے صحیح ہونے کوئی شک وشبہ کی گنجائش کا شائبہ تک بھی نہیں اورنہ ہی اس میں کسی قسم کا توقف ہی پایا جاتا ہے ۔

اس لیے کہ یہ وہ دین الہی ہے.جس کے علاوہ اللہ تعالی کوئی اوردین اپنے بندوں سے قبول ہی نہیں فرمائے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

.{اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا}.

اور ہوسکتا ہے کہ آپ نے موازنہ بھی کیا ہو اور اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کا اطمنان کیا ہو گا کہ یہی وہ دین حق ہے جس کی اتباع ضروری اور واجب ہے، اور کسی شخص کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر بھی ایمان رکھے لیکن جب تک وہ کلمہ نہیں پڑھتا اور دینی شعار پر عمل نہیں کرتا تو اس کی نجات نہیں ہوسکتی۔

ہمیں جو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جو تردد اور شک ہے وہ اس کا نتیجہ نہیں کہ حق کا پتہ نہیں چلا اور اس پر اطمنان نہیں ہوا بلکہ یہ تردد کچھ خدشات کا نتیجہ ہیں جو کہ معاشرتی، اور دوست واحباب اور خاوند اور ملازمت وغیرہ کے خدشات ہیں۔

جواب کا کچھ حصہ ہم نے سوال نمبر (4775) میں ذکر کیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں، اور آپ کا مسلمانوں سے تعارف و معرفت کے سلسلہ میں یہ ہے کہ آپ قبول اسلام کے بعد مسلمان عورتوں کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں نہ کہ مردوں کے ساتھ کیونکہ اسلام تعلیمات بھی یہی ہے کہ عورت غیر مردوں سے تعلقات نہیں رکھ سکتی۔

ابتدا میں تو آپ کو یہ معاملہ کچھ مشکل سا نظر آئے گا اور آپ کو پریشانی اٹھانی پڑے گی لیکن مستقبل میں آپ کے لیے اس میں آسانی پیدا ہوگی، اگر وہ عورتیں مشغول ہوں تو آپ ان کے علاوہ کچھ اور مسلمان عورتوں سے تعلقات بنائیں جو کہ پکی اور سچی مسلمان ہوں اور آپ کو حق کی وعظ و نصیحت کریں۔

اور اگر آپ اپنے رب سے سچائی اور صدق دل اور اخلاص کا مظاہرہ کریں گی تو اللہ تعالی آپ کے گھریلو خاندانی اور خاوند کے بارہ میں سب مشکلات آسان ہوجائیں گی اور آپ اسے آسانی سے حل کرلیں گی۔

رہا مسئلہ جمعہ کی نماز کا تو اس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ عورتوں پر نماز جمعہ واجب اور فرض نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (چار قسم کے اشخاص کے علاوہ ہر مسلمان پر جماعت میں جمعہ واجب ہے ان چاروں میں ایک تو غلام شخص یا پھر عورت یا بچہ اور مریض ہیں) سنن ابوداود حدیث نمبر (901)۔

عورت پر یہ فرض ہے کہ وہ جمعہ کے دن ظہر کے وقت میں چار رکعت ادا کرے اور اس کے لیے بھی کوئی شرط نہیں کہ وہ مسجد میں جائے بلکہ وہ جہاں ہے اسی گھر میں نماز ادا کر سکتی ہے۔

اور آپ نے نماز کے بارہ میں جو یہ سنا یا پڑھا ہے کہ اس میں نیابت بھی ہوسکتی ہے اور کسی کی طرف کوئی اور شخص نماز ادا کرسکتا ہے، اس کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ اسلام میں بالکل اس کی گنجائش نہیں اور مطلقا یہ صحیح نہیں ہے کہ کوئی بھی دوسرے کی طرف سے نماز ادا کرے۔

اس لیے کہ نماز فرض عین ہے جو کہ ہر مسلمان شخص پر فرض ہے جس میں وکالت قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی کسی کے لیے کہ جائز ہے کہ وہ کسی اور کے لیے نماز ادا کرے، بہر حال جو بھی ہو آپ اس کی نماز جمعہ تو محتاج نہیں اس لیے کہ اوپر ہم نے آپ کے لیے بیان کردیا ہے۔

تو اس طرح آپ کے معاملہ کی خلاصہ یہ ہے کہ:

آپ اللہ تعالی پر توکل کی محتاج ہیں اور اسی پر توکل کریں اور اللہ تعالی کی رضا کے لیے کوشش جاری رکھیں اور اس کا سب سے اچھا ذریعہ قبول اسلام ہے آپ اسلام میں داخل ہوں اگرچہ لوگ آپ سے ناراض ہوتے رہیں جب آپ اللہ تعالی کے رب اور الہ معبود ہونے اور اس کے دین کی اتباع اور پیروی پر راضی ہوں گی تو اللہ تعالی آپ کو خائب خاسر نہیں چھوڑے گا بلکہ آپ کو عزت و کامیابی سے نوازے گا۔

ہمارے ظن اور خیال میں یہ چیز غالب ہے کہ آپ اس بہت بڑے قدم کو اٹھانے (قبول اسلام) کے لیے ان شاء اللہ تیار ہیں ، اور آپ اس جواب کا خلاصہ اپنے ذہن میں رکھیں وہ اخلاص کے ساتھ قبول اسلام کا اقدام اور پھر اللہ تعالی پر توکل ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے آپ کے لیے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم .